سوال

(842) عورت کا خاوند کو اپنے حقوق سے بری کر کے طلاق مانگنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بیوی شوہر سے مطالبہ کرتی ہے کہ مجھے طلاق دے دو، مگر وہ شرط کرتا ہے کہ یہ تبھی ہو گا جب تو مجھے میرے ذمے اپنے حقوق سے بری الذمہ قرار دے۔ چنانچہ عورت نے اسے ذمیہ حقوق سے بری کر دیا۔ تو کیا عورت کا یہ فعل درست ہے خواہ اس کے والد نے اسے اجازت نہ دی ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگر عورت عقل مند اور اپنے بھلے برے کو بخوبی سمجھتی ہے تو اس کے لیے ماں باپ سے اجازت لینا شرط نہیں ہے۔ لہذا اگر اس نے اپنے شوہر کو بری قرار دیا ہو تو صحیح اور ثابت ہو گا خواہ عورت کے ماں باپ انکاری بھی ہوں۔ لیکن اگر عورت نادان ہو مثلاً چھوٹی عمر کی ہو یا ویسے بھی اپنے معاملات سے کماحقہ آگاہ نہ ہو تو اس کے لیے (اپنے اولیاء) مثلاً والد بھائی کی اجازت کے بغیر اپنے شوہر کو بری کرنا صحیح نہیں ہو گا، بشرطیکہ اس امر میں ان میاں بیوی دونوں کی مصلحت ہو، مثلاً ان دونوں کو ایک دوسرے سے راحت دینا مطلوب ہو۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 593

محدث فتویٰ